فقه المعاملات الجدیدة

شینل کمپنی میں شرکت کا شرعی حکم

از: دارالافتاء جامعہ فاروقیہ ٫کراچی

الاستفتاء :۔

شینل نامی چائنہ کی ایک کمپنی ایک مشین فروخت کرتی ہے کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس مشین کے ذریعے سے 170 بیماریوں کا علاج ہوتا ہے اس کمپنی کے کاروبار کا طریقہ کچھ یوں ہے کہ ایک مشین جس کی قیمت کمپنی والوں نے نو ہزار روپے مقرر کی ہے۔ گاہک اس مشین کو اس طرح خریدتا ہے کہ 500 روپے نقد دیتا ہے اور 8500 روپے اس کے ذمہ قرض رہتا ہے جس کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اس آدمی کو کمپنی کا ممبر کہا جاتا ہے۔ یہ آدمی اب دو اور آدمیوں کو مشین خریدنے کے لئے تیار کرتا ہے، جب وہ آدمی مشین خرید لیتے ہیں تو اس پہلے والے ممبر کو ان میں سے ہر ایک کے بدلے 140 روپے کمیشن ملتا ہے چونکہ یہ آدمی کمپنی کا مقروض ہوتا ہے۔ تو کمپنی حساب و کتاب کر کے اس کے کمیشن سے قرض پورا کرتی ہے پھر آگے یہ دو آدمی بھی الگ الگ دو آدمی تیار کرتے ہیں اور ان کو 140 روپے فی آدمی ملتے ہیں لیکن پہلے والے ممبر کو بھی ان کے تیار کردہ آدمیوں سے فی آدمی 240 روپے کمیشن ملتا ہے تو اس طرح ان چار آدمیوں کی نسبت سے 960 روپے پہلے والے ممبر کا کمیشن بن جاتا ہے اور اس طرح یہ ہر آدمی اپنے پیچھے دو آدمی لگائے گا اب جب پہلے والے آدمی کے پیچھے چھ آدمی پورے ہو جائیں تو اب یہ پہلا آدمی ایک اور آدمی تیار کرے گا، تو اس کے بدلے میں اس کو 800 روپے کمیشن دیا جائے گا اب یہ دو آدمی اپنے پیچھے دو آدمی لگائے گا اور اس طرح وہ دو، دو دو آدمیوں کو تیار کریں گے تو پہلے والے ممبر کو ہر ایک کے بدلے 800 روپے ملیں گے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ اور جب اس طرح یہ میزان 30 تک پہنچ جائے گا تو پہلے آدمی کو 200,00 روپے نقد اور ایک موٹر سائیکل، دو راتیں بڑے ہوٹل میں قیام اور کمپنی کی طرف سے لیگل ٹریننگ بطور انعام دیا جائے گا اور جب آگے جا کر تعداد 300 یا کچھ اوپر ہو جائے تو ایک موٹر کار جس کی قیمت 10 لاکھ روپے ہے اور کچھ نقد انعام بھی ملے گا اور ساتھ ساتھ کمیشن ہر پندرہ دن بعد اس کو ملتے رہیں گے۔ تو کیا شرعاً یہ کاروبار جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً :۔

جواب سے قبل دو باتیں بطور تمہید ذکر کی جاتی ہیں:

پہلی بات:۔

شریعت مطہرہ میں تجارت شرعی اصول وضوابط کے تحت صرف جائز نہیں بلکہ ایک مستحسن اقدام ہے آیاتِ کریمہ اور احادیث مبارکہ کے ذخیرے میں جا بجا جائز خرید وفروخت اور کاروبار کی ترغیب دی گئی ہے اور احادیث میں حلال کمائی کو پاکیزہ رزق قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فاذا قضیتم الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله(الآیة)یآیھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم،یآیھا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم،یآیھا الرسل کلوا من الطیبات واعلموا اصالحا" اورارشادنبوی ﷺ ہے:"ان اطیب ما اکل الرجل من کسبه (نسائی 210/2)وقال ﷺ ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من یدیه وان نبی الله داؤد کان یاکل من عمل یدیه"(رواہ البخاری:278/1)

اسی طرح طے شدہ کمیشن لینا بھی شریعت میں مشروع ہے لیکن عقد بیع ہو یا کمیشن کا معاملہ،ان جیسے عقود ومعاملات کے لئے شریعت نے کچھ خاص قوانین مقرر فرمائے ہیں جن کی رعایت رکھنا انتہائی ضروری ہے ان طے شدہ قوانین پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے یہ عقود مشروعیت کے دائرہ سے خارج ہو کر عدم جواز کے دائرہ میں داخل ہوتے ہیں۔

دوسری بات:۔

شینل کمپنی کی ممبر سازی کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ مشین کی خرید وفروخت یا ممبر سازی سے کمیشن کا حصول؟ اگر مقصود مشین کی فروختگی ہے اور ممبر سازی وکمیشن کا سلسلہ زیادہ سے زیادہ مشین فروخت کرنے میں کشش پیدا کرنے کی غرض سے ہے تو بظاہر یہ مقصد مشکل معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس کمپنی میں ممبر بننے والے نہ تو عام طور پر بیمار ہوتے ہیں اور نہ یہ مشین عام طور پر طبی دواخانوں اور مارکیٹوں میں دستیاب ہے کہ اس کے ذریعہ علاج کی سہولت عام ہو اور اگر مقصود مشین کا بیچنا نہیں جیسا کہ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے بلکہ ایک معتد بہ رقم کے ذریعہ کمیشن پر کمیشن حاصل کرنا مقصود ہے اس صورت میں اگر دیکھا جائے تو شینل کمپنی کے کاروبار کی شرعی اعتبار سے دوصورتیں ہیں۔

(۱) صرف مشین خریدنا۔

(۲) مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت۔

پہلی صورت کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ کوئی شخص صرف مشین ہی خریدنا چاہتا ہے اور مارکیٹنگ سسٹم میں شامل نہیں ہونا چاہتا تو نقد کی صورت میں مشین خریدنا اس وقت جائز ہے جب مشین کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے برابر یا معمولی کمی وبیشی (جو کمی وبیشی تاجروں کے ہاں ہوتی رہتی ہے) کے ساتھ ہو اور اگر مارکیٹ ریٹ سے اس کی قیمت زیادہ ہو اور اتنی زیادہ ہو کہ عام طور پر تاجر ایسی کمی وبیشی کے ساتھ خرید وفروخت نہیں کرتے اور گاہک کو دھوکہ دے کر مشین فروخت کی گئی تو گاہک کو بسبب دھوکہ دہی مشین واپس کرنے کا حق حاصل ہے "قال الحصکفیؒ:واعلم انه لارد بغبن فاحش هو مالایدخل تحت تقویم المقومین فی ظاهر الروایة وبه افتی بعضهم مطلقا کمافی القنیة ثم رقم وقال: ویفتی بالرد رفقا بالناس وعلیه اکثر روایات المضاربة وبه یفتی،ثم رقم وقال:ان غره ای غر المشتری البائع اوبالعکس اوغره الدلال فله الرد والالا،وبه افتی صدر الاسلام وغیره.وقال ابن عابدینؒ:قوله؛ وبه افتی بعضهم مطلقااى سواء کان الغبن بسبب التغریر اوبدونه ولکن نقل فی الفتح:ان الامام علاؤالدین السمر قندی ذکرفی تحفة الفقهاء:ان اصحابنا یقولون فی المغبون انه لایرد لکن

هـذافی مـغبون لم یغر امافی مغبون غریکون له حق الرداستدلالابمسالة المرابحة اهـ.ای یمسالة ماذاخان فی المـرابـحة فـان ذالک تغریریبت به الرد......وقال ابن عابدینؒ: فی هٰذا القول المفصل لم یبق لناالاقول واحد هـوالـمـصـرح بانه ظاهر الروایة وبأناالمذهب وبأنه المفتی به وبأنه الصحیح (الدر المحتارمع ردالمختار،باب المرابحة والتولیة، ج ۱۵۹/۴ بیروت) ادھار کی صورت میں مشین خریدنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(۱) مشین کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے برابر ہو(ب) قیمت ادا کرنے کا وقت متعین ہو اور اگر وقت متعین نہ ہوتو یہ معاملہ فاسد ہوگا ''اعـلـم ان البیع بـاجل مجهول لایجوزاجماعاًسواء کانت الجهالة متقاربة کالحصاروالدیاس مثلا اومتفاوتة کهبوب الریح وقدوم واحدمن سفر''(ردالمحتار:120/4)

(۲) مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت:۔

یعنی گاہک کا اصل مقصد مشین خریدنا نہیں بلکہ مشین کے حصول کے لئے اس مخصوص طریقہ کار مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہوکر نفع کمانا مقصود ہے اس صورت میں بھی اگر مشین کی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے تو مشین کا خریدنا اور اس کاروبار میں شامل ہونا واضح قمار ہے اور اس سے اجتناب بہرصورت لازم ہے اور اگر مشین کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے برابر یا کم ہو تب بھی مقصود نہ ہونے کی وجہ سے قمار اور جوا کے ساتھ مشابہ ضرور ہے۔بظاہر کمپنی کا مقصد مشین فروخت کرنا نہیں بلکہ اصل مارکیٹنگ سسٹم ہے اس لئے کہ اگر یہ مارکیٹنگ سسٹم نہ ہوتا تو ممبر در ممبر بنانے کی ترغیب اور کمیشن نہ دیا جاتا الغرض مشین کا درمیان میں ہونا ایک حیلہ ہے اسی طرح یہ مشین عام طور پر بازار میں دستیاب نہیں ،ممبر ہی کے ذریعہ خریدنا ممکن ہے،اس سے معلوم ہوا کہ مقصد مشین نہیں بلکہ مارکیٹنگ سسٹم ہے اس کے علاوہ بھی اس میں کئی قباحتیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) شریعت میں تجارت کا مقصد و منشاء ہر فرد کے لئے جائز ذریعہ معاش فراہم کرنا اور صحت مند معاشی حالات وجود میں لانا ہے تاکہ معاشرہ سے فقروفاقہ اور غربت کا خاتمہ ہو سکے اور لوٹ مار، چوری ڈاکے،لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلانے اور ظلم وجبر جیسے مظالم کی نحوست سے امت کو نجات مل سکے۔''قـال العلامة ابن الهمام الحنفیؒ:وسبب شرعیة تعلق البقاء المعلوم فیه الله علی وجـه جـمیل فلابد من ان تدفعه الحاجة الی ان یشتری شیأ ویبتدی مزاولة شئی فلولم یشرع البیع للتملیک فـی البدلین لااحتاج ان یؤخذعلی التغالب والمقاهرة اوالسوال اولشحاذة اویصبرحتیٰ یموت وفی کل منهما مالا یخفی من الفساد وفی الثانی من الذل والصغارمالایقدرعلیه کل احد ویزری بصاحبه فکان فی شرعیة بقاء الـمـکـلـفـیـن المحتاجین ودفع حاجتهم علی النظام الحسن.(فتح القدیر 248/247.2 کتاب البیوع). شینل کمپنی کا کاروبار تجارت کے منشاء و مقصد سے عاری اور عاجز بلکہ معیشت پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۲) ممبر ایجنٹ کو بڑی منصوبہ بندی کے تحت تشکیل دینا، پھر بالواسطہ ممبر بننے پر پہلے ممبر ایجنٹ کو رقم ملنا شرعی تجارت کے مقاصد کے

خلاف ہے۔

(۳) ایک خرابی اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف ممبر بننا چاہے تو اس کی اجازت نہیں یعنی آدمی اس وقت ممبر بن سکتا ہے جب مشین خرید لے تو باصطلاح شریعت مطہرہ "صفقه فی صفقه" ہے۔ جس سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(۴) ممبر شپ اختیار کر کے ممبر سازی کی اسکیم میں شامل ہونا بین الاقوامی کمپنی کی مصنوعات کو مہنگے داموں فروخت کرنے کی سرمایہ دارانہ سازش اور دھوکہ ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔ "لماروی الامام مسلمؒ عن ابی هریرةؓ انه قال نهی رسول ﷺ عن بیع الحصاة بیع الغرر "(الصحیح للامام مسلم 2/2ط قدیمی)وقال الاستاد وهبة الزحیلی ان الشرط الفاسدفی المعاوضات المالیة کالبیع والاجارة والقسمة والمزارعة والمساقاة والصلح عن المال یفسدها لماروی عن النبی ﷺ انه نهی عن بیع وشرط ولان الشرط الفاسد یتنافی مع مبداالتعادل الذی تقوم علیه المبادلات المالیة "(الفقه الاسلامی وادلة 3054/4)وقال فی جامع الرموز:ولایجوز ویفسد البیع بشرط لایقتضیه العقدای لایجب بنفس البیع وفیه ای ذالک الشرط نفع لاحدهمااى المتعاقدین اونفع لمبیع یستحقه ای یثبت له(جامع الرموز41/2)

(۴) عقد بیع اور عقد اجارہ، جہالت مدت کی وجہ سے بھی فاسد و ناجائز ہوتے ہیں۔ یہاں بعض صورتوں میں جہالت مدت کی قباحت بھی ہے۔ کمافی الهندیة :واما شرائط الصحة فمنها معلومیة الاجل فی البیع بثمن موجل فیفسد ان کان مجهولا(الفتاویٰ الهندیة 3/3) (۵) مذکورہ کاروبار میں ملنے والا کمیشن سود کی تعریف میں داخل ہو کر حرام ٹھہرتا ہے یہاں سود کی تحقق دو اعتبار سے ہے۔ (۱) کاروبار کی اس نوعیت میں اول یا دو یا تین مراحل کے بعد کا کاروبار انسانی محنت سے خالی ہے۔ تو پہلے ممبر کو بالواسطہ دیگر ممبران کا جو کمیشن ملتا ہے وہ بغیر کسی عوض کے ملتا ہے جس کے سود ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ بلاعوض و بلا محنت ملنے والے نفع پر سود کی تعریف صادق آتی ہے۔ "وفی الدر : هولغة مطلق الزیادة وشرعا فضل خال عن عوض بمعیار شرعی مشروط فی المعاوضة وفی الشامیة:نعم هذایناسب تعریف الکنز بقوله :فضل مال لا عوض فی معاوضة مال بمال "(الدرمع الرد 168/5ط ایچ ایم سعید) (۲) یہ کہ اس قرض کی وجہ سے کمپنی کو بے شمار مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں حالانکہ شریعت نے اس قرض کو سود ہونے کی بناء پر حرام قرار دیا ہے جس سے قرض خواہ کو نفع حاصل ہو، اور اس پر سخت وعید اور ممانعت فرمائی ہے "لماروی عن علیؓ مرفوعا کل قرض جرمنفعة فهوربا(المشکوٰة : 246/1باب المنهی عنه من البیوع)عن جابرؓ قال:لعن رسول ﷺ اکل الربوومو کله وقال علیه السلام :الربواسبعون جزاء.ایسرها ان ینکح امه "(المشکوة 244-246)جوئے کی حرمت کے دلائل درج ذیل ہیں:قال اللّٰه تعالیٰ انما الخمروالمیسروالانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون (المائدة)قال ابن کثیرفی تفسیرهذه الایة:یقول

تعالیٰ ناهيا عباده المؤمنين عن تعاطى الخمر والميسر وهو القمار. عن ابن عباسؓ قال: الميسر هو القمار، كانوا يتقامرون فى الجاهلية الى مجيى الاسلام فنهاهم الله عن هذه الاخلاق القبيحة (ابن كثير 2-125-126) قال العلامة الآلوسى البغدادیؒ: ومن مفاسد الميسر ان فيه اكل الاموال بالباطل وانه يدعو كثيرا من المقامرين الى السرقة وتلف النفس واضاعة العيال وارتكاب الامور القبيحة والرذائل الشنيعة والعداو الكامنة، والظاهرة وهذا امر مشاهد لاينكره الامن اعماه الله تعالیٰ واصمه" (روح المعانی 2-114-115)

خلاصہ:۔ لہٰذا مذکورہ کاروبار میں یا تو سود اور جوا دونوں پائے جاتے ہیں یا جوا، یا جوئے کے ساتھ مشابہت۔ اس لئے اس مخصوص طریقہ کار میں شامل ہو کر نفع کمانا نہ تو ممبر کے لئے جائز ہے نہ کمپنی کے لئے، نہ کسی ممبر کے لئے انعام وصول کرنا۔ ان پر لازم ہے کہ مذکورہ کاروبار ختم کریں اور جو کچھ پہلے کیا ہے اس پر توبہ کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں راہِ راست پر آنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

﴿ بشکریہ ماہنامہ الجمیعۃ' راولپنڈی ﴾

یتیم بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت وکفالت کا جامعہ ادارہ

دارالمحبۃ للأیتام (The Orphen Lovely Home)

زیرنگرانی: مولانا سید نصیب علی شاہ الھاشمی ایم این اے

تعداد موجودہ ایتام: 600 یتیم بچے اور بچیاں، جن میں اکثر ادارہ میں قیام پذیر رہتے ہیں جن کا اور کوئی کفالت گاہ نہیں۔

اضلاع استفادہ کنندگان: (۱) ضلع بنوں (۲) ضلع لکی مروت (۳) ضلع ٹانک (۴) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (۵) شمالی وزیرستان (۶) ایف آر بنوں (۷) ضلع کرک (۸) ضلع کوہاٹ (۹) کرم ایجنسی (۱۰) اورکزئی ایجنسی (۱۱) دیگر مختلف علاقہ جات

اغراض ومقاصد: (۱) مفت قیام وطعام (۲) مفت تعلیم وتربیت (۳) مفت کتب وسٹیشنری (۴) مفت علاج (۵) مفت پوشاک (۶) نقد وظائف وامداد (۷) معلوماتی ٹور برائے ایتام (۸) دیگر مراعات۔

تعلیمی شعبہ جات ادارہ: (۱) سکول تعلیم بمطابق نصاب محکمہ تعلیم صوبہ سرحد پرائمری تا میٹرک (۲) حفظ القرآن الکریم (۳) کمپیوٹر کالج (۴) ٹیلرنگ کورس (۵) الیکٹریشن کورس (۶) بک بائنڈنگ کورس (۷) دیگر ضروری تعلیم

حالیہ عمارت: (۱) درسگاہیں 10 عدد (۲) ہاسٹل برائے قیام ایتام (۳) مسجد (۴) مطبخ برائے خورد ونوش ایتام (۵) دفاتر

اپیل: پسماندہ علاقے میں قائم اس ادارہ کے لئے اب درج ذیل امداد کی اپیل ہے۔ (۱) تعمیر کلاس روم ایک کروڑ روپے (۲) تعمیر ہاسٹل برائے رہائش ایک کروڑ روپے (۳) امداد برائے قیام وطعام اور تعلیم وغیرہ سالانہ پچاس لاکھ روپے

وسائل: عام اہل خیر کے عطیات، زکوٰۃ، صدقات

برائے رابطہ: دار المحبۃ للأیتام جامعہ المرکز الاسلامی سادات حافظ خیل ڈیرہ روڈ بنوں بینک اکاؤنٹ: 1813 حبیب بینک لکی گیٹ بنوں

فون نمبر: 0092-0928-331353 فیکس: 331355 ای میل: almarkazulislami@maktoob.com